رَضا یا رِضا

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ کے نام میں لفظ رضا کا را فتحہ کے ساتھ ہے یا کسرہ کے ساتھ ؟

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

رَضا یا رِضا

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ کے نام میں لفظ رضا کا را فتحہ کے ساتھ ہے یا کسرہ کے ساتھ ؟

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

امام اہل سنت، اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی کے نام میں موجود لفظ "رضا" کو "ر" کے زبر اور زیر کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے متعلق ہم نے علماے اہل سنت کی تحقیقات کو یہاں جمع کیا ہے؛
ملاحظہ فرمائیں۔

فتاوی بحر العلوم میں ایک سوال

فتاوی بحر العلوم کی چھٹی جلد کے زبان و بیان کے باب میں یہ سوال کیا گیا:

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین و فضلاے محققین مسئلۂ ذیل میں کہ ہمارے یہاں یہ بحث بہت دنوں سے چلی آ رہی ہے کہ "رضا" (میں) "را" کے زبر کے ساتھ صحیح ہے یا رضا "را" کے زیر کے ساتھ۔ یہ بحث امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے نام سے نکلی ہے۔ کچھ نو فارغ علما کہتے ہیں کہ آپ کا نام احمد رَضا (بفتح را) ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احمد رِضا (بکسر را) ہے۔ اور یہ لوگ عربی کو یا اردو ہر جگہ بالالتزام رِضا ہی پڑھتے ہیں اور تاکیدا پڑھواتے بھی ہیں اور رِضا پڑھنا فرض سمجھتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ المنجد وغیرہ لغات میں رِضا کا ذکر ہے، رَضا کا ذکر نہیں ہے۔ اور جو لوگ رَضا (زبر کے ساتھ) کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ سلسلۂ رضویہ کے شجرے میں کئی جگہ رضا زبر کے ساتھ آیا ہے۔ نیز یہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے سامنے ہمیشہ رضا زبر کے ساتھ پڑھا گیا لیکن کبھی حضرت نے منع نہیں فرمایا لہذا طلب امر یہ ہے کہ رضا کے زبر کے ساتھ درست ہے یا زیر کے ساتھ؟ مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں اور دستخط و مہر سے مزین فرما کر ممنون فرمائیں۔

المستفتی محمد تصور علی رضوی، رامپور،

2 صفر، 1406ھ

الجواب

اس سوال کے جواب میں، بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ عربی لغت کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ رضا بالکسر (یعنی زیر کے ساتھ) مصدر بھی ہے اور اسم بھی، اور رُضا "را" کے ضمہ (پیش) کے ساتھ مصدر ہے۔

قاموس میں ہے:

رَضی یرضی رِضوانا و رِضی و رضوانا والرِضی الضامن والمحب و لقب علی ابن موسی (ص879)

اور بالفتح نہیں، ایسا ہی خیال منجد کے دیکھنے سے بھی ہوتا ہے لیکن صاحب غیاث اللغات نے بکسر وبفتح دونوں لکھا ہے۔ عبارت ان کی یہ ہے رِضا بکسر خوشنودی و بفتح خوشنود شدن ودر منتخب بمعنی اول بفتح نوشتہ و صاحب کشف و صراح و مزیل الاغلاط و ابن حاج بمعنی اول بکسر نوشتہ۔ اس کے علاوہ اردو کی مستند لغات مثلاً فرہنگ آصفیہ میں رِضا اور رَضا دونوں کے معنی خوشنودی اور رضا لکھا ہے۔ (ص260)

فیروز اللغات میں

فیروز اللغات میں رِضا اور رَضا دونوں ہی لکھا ہے، اول الذکر کے معنی خوشی اور دوسرے کے معنی خوش ہونا۔ یعنی یہ صاحب غیاث اللغات کے ساتھ ہیں۔

(ص549)

فرہنگ عامرہ میں بھی ایسا ہی ہے۔

(ص247)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اردو زبان والے باتفاق رَضا بالفتح کو بھی صحیح مانتے ہیں اور صاحب غیاث و منتخب بھی اس کی تصریح کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں رَضا بالفتح نہ شرعاً غلط ہے، نہ لثانی حیثیت سے، پس بالکسر والوں کا اسرار ہم کو بے جا نظر آتا ہے۔

(فتاوی بحر العلوم، ج6، ص391)

علامہ شریف الحق امجدی کی تحقیق

فتاوی شارح بخاری میں اسی حوالے سے ایک سوال یوں کیا گیا کہ اعلی حضرت، امام احمد رضا کا اسم گرامی را کے فتحہ کے ساتھ رَضا ہے یا را کے کسرہ کے ساتھ رِضا ہے؟ حضور والا چوں کہ ماہر رضویات ہیں اس لیے آپ کی خدمت میں رجوع کر رہا ہوں، امید ہے کہ حضور والا اس کی تحقیق فرمادیں گے۔

الجواب

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ جواب میں لکھتے ہیں کہ مجدد اعظم قدس سرہ اور حضور مفتی اعظم ہند اور حجۃ الاسلام کے اسمائے گرامی میں رضا بالفتح ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے اکابر سے بالفتح ہی سنا۔ ان اسمائے مبارکہ میں فارسی ترکیب ہے اور فارسی میں رضا بالفتح مستعمل ہے۔

فارسی کی مشہور لغت غیاث اللغات میں ہے:

رضا بکسر: خوشنودی

رضا بالفتح: خوشنود شدن

در منتخب بهمه معنی بفتح نوشته و صاحب کشف و صراح و مزیل الاغلاط و ابن حاج بمعنی اول بکسر نوشته اند

مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ فارسی میں اس کا تلفظ را کے کسرہ و فتحہ کے ساتھ ہے اور یہی حال اردو کا بھی ہے جیسا کہ فیروز اللغات وغیرہ میں ہے۔ جب فارسی میں اس کا تلفظ بالفتح و بالکسر دونوں ہے تو اس کو از روئے لغت دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ اسمائے مبارکہ کے اعلام ہیں اور اعلام میں تغیر جائز نہیں۔ نام. رکھنے والوں نے جس طرح نام رکھا ہے، اسی طرح رہے۔ اور جب یہ ثابت ہے کہ ان بزرگوں کے اسمائے مبارکہ را کے فتح کے ساتھ ہیں تو اس کو کسرہ کے ساتھ پڑھنا درست نہیں۔

کچھ لوگوں کو اشتباہ اس وجہ سے ہے

کچھ لوگوں کو اشتباہ اس وجہ سے ہے کہ رضا عربی لفظ ہے، اور عربی کے تمام لغات میں بکسر راء ہے لیکن شاید انھیں یہ معلوم نہیں کہ عربی سے فارسی میں منقولہ الفاظ میں بہت سے تغیرات ہوئے، اور ان تغیرات کو اہل لسان نے برقرار رکھا، اور وہی فصیح مانا گیا اور "الغلط العام فصیح" کا بھی یہی مقتضا ہے۔ بلکہ اگر صاحب منتخب کا بیان صحیح ہے تو عربی میں بھی فتحہ را کے ساتھ آیا ہے۔ تو اب کوئی اشکال ہی نہیں۔ بہر حال اس خادم کو بھی یہی معلوم ہے کہ یہ اسمائے مبارکہ را کے فتحہ کے ساتھ ہیں۔ المعجم الوسیط میں بکسر را ہی ہے۔

مصری طریقہ یہ ہے

مصری طریقہ یہ ہے کہ مشدد حرف پر تشدید کے نشان پر اگر اوپر حرکت ہے تو فتحہ ہے اور تشدید کے نیچے ہے تو کسرہ۔ اس خادم کا طریقہ ہے کہ اس سلسلے میں تشدد نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کو ٹوکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی شارح بخاری، ج3، ص344)(مقالات شارح بخاری، ج2، ص11)

فتاوی بدر العلماء میں

فتاوی بدر العلماء میں ایک سوال کچھ یوں کیا گیا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین و فضلائے محققین مسئلۂ ذیل میں کہ ہمارے یہاں یہ بحث بہت دنوں سے چلی آ رہی ہے کہ "رضا" (میں) "را" کے زبر کے ساتھ صحیح ہے یا رضا "را" کے زیر کے ساتھ۔ یہ بحث امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے نام سے نکلی ہے۔ کچھ نو فارغ علما کہتے ہیں کہ آپ کا نام احمد رَضا (بفتح را) ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احمد رِضا (بکسر را) ہے۔ اور یہ لوگ عربی کو یا اردو ہر جگہ بالالتزام رِضا ہی پڑھتے ہیں اور تاکیدا پڑھواتے بھی ہیں اور رِضا پڑھنا فرض سمجھتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ المنجد وغیرہ لغات میں رِضا کا ذکر ہے، رَضا کا ذکر نہیں ہے۔ اور جو لوگ رَضا (زبر کے ساتھ) کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ سلسلۂ رضویہ کے شجرے میں کئی جگہ رضا زبر کے ساتھ آیا ہے۔ نیز یہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے سامنے ہمیشہ رضا زبر کے ساتھ پڑھا گیا لیکن کبھی حضرت نے منع نہیں فرمایا لہذا طلب امر یہ ہے کہ رضا کے زبر کے ساتھ درست ہے یا زیر کے ساتھ ؟مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں اور دستخط و مہر سے مزین فرما کر ممنون فرمائیں۔

(یہ سوال ہو بہو وہی ہے جو ہم فتاوی بحر العلوم کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں، یہاں سائل کا نام الگ ہے مگر شہر ایک ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ سوال میں تاریخ بھی ایک ہی ہے۔ اگرچہ فتاوی بدر العلماء میں سوال کے نیچے 2 صفر 1402 ہجری لکھا ہوا ہے لیکن صحیح 1406 ہجری ہونا چاہیے کیوں کہ جواب میں 1406 لکھا گیا ہے۔ یہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی دن استفتا لکھ کر کئی جگہوں پر بھیجا گیا ہو، واللہ اعلم)

الجواب

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بدر العلماء، علامہ بدر الدین احمد صدیقی لکھتے ہیں:

الجواب اللهم هداية الحق والصواب

رضا بکسر الراء المہملہ اور رضا بفتح الراء المہملہ دونوں صحیح ہیں غیاث اللغات مطبوعہ بمبئی ص328 کالم اول میں ہے رضا بکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن و باصطلاح اہل تصوف خوشنودی کردن بر ہر چہ از قضائے الہی بہ بند رسد وفروتر ازیں مرتبہ صبر ست و بالا ایں مرتبہ تسلیم در منتخب بہمہ معنی بفتح نوشتہ صاحب کشف وصراح و مزیل الاغلاط و ابن حاج بمعنی اول بکسر نوشتہ اند۔۔ مہذب اللغات جلد ششم مطبوعہ لکھنؤ ص26 کالم 3 میں ہے رضا (بفتح اول خوشنود ہونا، قضائے الہی پر راضی ہونا۔ عربی فصیح رائج۔ رضا (بکسر اول) خوشنودی عربی فصیح رائج۔ المنجد اور صراح میں واقعی رضا (بکسر الراء) کا ذکر ہے۔ رضا (فتح الرا) کا ذکر نہیں لیکن عدم ذکر کو ذکر عدم ماننا یہ اہل علم کا شیوہ نہیں۔

ھذا ما عندی والعلم عند ربی سبحنہ تعالی ثم عند رسولہ علیہ التحیۃ والثناء

(فتاوی بدر العلماء، ص324)

فتاوی شرف ملت میں

فتاوی شرف ملت میں بھی اس مسئلے کا ذکر موجود ہے۔ سوال کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام؛ اعلی حضرت کا نام مبارک احمد رضا جو ہے را فتحہ کے ساتھ ہے یا زیر جب کہ عربی لغت میں الرضا میں را کسرہ کے ساتھ ہے اور اردو لغت میں سیدنا امام علی رضا کا علم میں را کے کسرہ کے ساتھ ہے۔۔۔۔ جواب عنایت فرمائیں۔۔۔۔

محمد منظور عالم برکاتی

الجواب

الجواب بعون الملك الوهاب ومنه الصدق والصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

صورت مسئولہ میں شارح بخاری نائب مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ رضا کی تحقیق میں لکھتے ہیں:

میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے اکابر سے بالفتح ہی سنا۔ ان اسمائے مبارکہ میں فارسی ترکیب ہے اور فارسی میں رضا بالفتح مستعمل ہے۔

فارسی کی مشہور لغت غیاث اللغات میں ہے:

رضا بکسر: خوشنودی

رضا بالفتح: خوشنود شدن

در منتخب بہمہ معنی بفتح نوشتہ و صاحب کشف و صراح و مزیل الاغلاط و ابن حاج بمعنی اول بکسر نوشتہ اند

مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ فارسی میں اس کا تلفظ را کے کسرہ و فتحہ کے ساتھ ہے اور یہی حال اردو کا بھی ہے جیسا کہ فیروز اللغات وغیرہ میں ہے۔ جب فارسی میں اس کا تلفظ بالفتح و بالکسر دونوں ہے تو اس کو از روئے لغت دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ اسمائے مبارکہ کے اعلام ہیں اور اعلام میں تغیر جائز نہیں۔ نام. رکھنے والوں نے جس طرح نام رکھا ہے، اسی طرح رہے۔ اور جب یہ ثابت ہے کہ ان بزرگوں کے اسمائے مبارکہ را کے فتح کے ساتھ ہیں تو اس کو کسرہ کے ساتھ پڑھنا درست نہیں۔

کچھ لوگوں کو اشتباہ اس وجہ سے ہے کہ رضا عربی لفظ ہے، اور عربی کے تمام لغات میں بکسر راء ہے لیکن شاید انھیں یہ معلوم نہیں کہ عربی سے فارسی میں منقولہ الفاظ میں بہت سے تغیرات ہوئے، اور ان تغیرات کو اہل لسان نے برقرار رکھا، اور وہی فصیح مانا گیا اور "الغلط العام فصیح"

کا بھی یہی مقتضا ہے۔ بلکہ اگر صاحب منتخب کا بیان صحیح ہے تو عربی میں بھی فتحہ را کے ساتھ آیا ہے۔ تو اب کوئی اشکال ہی نہیں۔ بہر حال اس خادم کو بھی یہی معلوم ہے کہ یہ اسماے مبارکہ را کے فتحہ کے ساتھ ہیں۔ المعجم الوسیط میں بکسر را ہی ہے۔

مصری طریقہ یہ ہے کہ مشدد حرف پر تشدید کے نشان پر اگر اوپر حرکت ہے تو فتحہ ہے اور تشدید کے نیچے ہے تو کسرہ۔ اس خادم کا طریقہ ہے کہ اس سلسلے میں تشدد نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کو ٹوکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی شرف ملت، ص130)

دلائل سے بالکل واضح ہے

مذکورہ دلائل سے بالکل واضح ہے کہ رضا کو را کے زبر کے ساتھ پڑھنا ہی درست ہے۔ اسی طرح اکابرین اہل سنت نے پڑھا اور لکھا ہے۔ اس کے خلاف جا کر اس لفظ کو عربی کا ایسا پابند بنانا درست نہیں ہے کہ اس میں تلفظ ہی بدل دیا جائے۔ جو لوگ رضا کو را کے زیر کے ساتھ پڑھتے یا لکھتے ہیں وہ از روئے اصول غلط کرتے ہیں۔

خاتمہ

آخر میں ہم یہی عرض کریں گے کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کی وجہ سے شدت برتی جائے۔ جو تحقیق تھی وہ پیش کر دی گئی ہے۔ اور جیسا کہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ "اس خادم کا طریقہ ہے کہ اس سلسلے میں تشدد نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کو ٹوکتا ہے۔" ہم بھی اسی پر اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں کہ ایسے مسائل میں ہم بھی شدت کے خلاف ہیں۔

اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔عبد مصطفی